پروفیسر سید محمد طیب کاملی
پرنسپل، جامعہ مدینۃ العلوم، حضرتبل

# کشمیر میں اشاعت دین اور اسلامی تعلیمات

حامداً ومصلیاً

دنیا کے اس مخصوص قطعۂ ارضی ''وادی گلپوش'' کو قدرت نے اپنی مخصوص کاریگری سے اس قدر حسین و جمیل بنایا ہے کہ ذوقِ جمالیات رکھنے والے حساس اور ذہین قلمکاروں نے یک زبان ہو کر اس پُرکشش قطعۂ ارضی کی اس طرح تعریف کی ہے:

اگر فردوس برروی زمین است
ہمین است وہمین است وہمین است

زمین کے اس دلکش خطہ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حُسنِ ظاہری کے ساتھ ساتھ حُسن معنوی سے بھی نوازا ہے۔ وہ یوں کہ یہاں قدیم زمانے سے ایسی عظیم المرتبت شخصیات خطۂ شہود پر آئیں جنکی طرف دنیا متوجہ ہوئی اور اس قطعۂ ارضی کو ان دلربا شخصیّات کی بدولت گلشن صوفیائے کرام، ریشی واری، اور پیرہ واری جیسے معنی خیز ناموں سے یاد کیا جانے لگا۔ بقول ڈاکٹر مرغوب بانہالی کشمیر کے یہ سب اضافی نام تمدن کشمیر کے خاص پہلوؤں اور کشمیریوں کے طبعی

میلانات ومرغوبات کی نشاں دہی کرتے ہیں۔

ایران بھی کئی وجوہ سے کشمیر کے ساتھ مماثلت رکھتا ہے۔ ایران قدیم زمانے سے تہذیب وتمدن کا گہوارہ رہا ہے۔ ایران نے نوشیروان عادل جیسا انصاف پرور اور خوش اخلاق بادشاہ پیدا کیا جو ایران کی کرسی اقتدار پر کئی سال براجمان رہا۔ ایران کی علمی اور ادبی صلاحیتوں کا مشاہدہ پیغمبر اسلام علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے اپنے نور نبوّت سے بہت عرصہ پہلے کیا اور آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارۂ واضح کیا کہ ایران میں ایسی پُر اثر شخصیّات منصۂ شہود پر آئینگی جو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام اسلامی تعلیمات اسلامی اعلیٰ اقدار و اوصاف دلکش انداز میں اقوام عالم تک پہنچائینگی:

ارشاد نبوی ہے: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔

**عن ابی ھریرۃؓ قال ان النبیؐ**

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا اپنا دست مبارک حضرت سلمان فارسیؓ کے شانوں پر رکھکر کہ اگر ایمان ثریا پر ہوتا ان کے حوصلہ مند مرد وہاں تک اسکو حاصل کرنے کے لیے جاتے۔ (بحوالہ بخاری ومسلم)

**وقال ابن الجوزی جمع اسم الاشارۃ والمشار الیہ سلمان وحدہ**

ابن جوزی فرماتے ہیں کہ آنخضورؐ نے سلمان کی طرف اشارہ کیا۔ حضرت سلمان فرد واحد تھے مگر نبی کریمؐ نے اسم اشارہ بلفظ جمع استعمال کیا اسکی وجہ یہ ہے کہ آپؐ کا مقصد سلمان نہ تھا بلکہ حضرت سلمان کے ملک کے بہت اصحاب حوصلہ افزا تھے جن کا ظہور بعد میں ہوا۔ اسلام کے مشہور امام، فقیہہ حضرت امام ابو حنیفہؒ کا جد بزرگوار بھی ایران ہی کا تھا۔ رود زمانہ کے ساتھ ساتھ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیش گوئی حرف بحرف صحیح ثابت ہوئی چنانچہ اس سرزمین

سے ایسی عظیم المرتبت شخصیات پیدا ہوئیں جنکے علم وادب سے دنیا تا حال مستفید ہو رہی ہیں۔ ان کے علم وادب کا سرمایہ، ان کا منبع قرآن وسنّت نبوی اور سیرت صحابہؓ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہی کا شیرین چشمہ فیض تھا۔ اس چشمۂ فیض کے شیرین پانی نے کشمیر کی زرخیز زمین کو بھی سیراب کیا۔ کیونکہ یہاں اسلام اور اسلامی تعلیمات ایسے بزرگان دین کے متبرک ہاتھوں سے پہنچے جو فارسی زبان کے ماہر تھے اور اسی زبان کو اپنی تحریر وتقریر کا ذریعہ بنا چکے تھے۔ ان کی وساطت سے فارسی زبان کے انمول جواہر پارے کشمیر منتقل ہوئے۔ کشمیری لوگ ان نورانی شخصیات سے بیحد متاثر تھے اور ان کی وساطت سے ان کو دین فطرت سے گہری دلچسپی ہوئی اور پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گرویدہ ہوگئے۔ ان عاشقانہ جذبات کے ساتھ انہوں نے فارسی زبان سیکھ لی اور فارسی میں موجود اسلامی لٹریچر سے مستفید ہوئے۔ کشمیریوں کے عاشقانہ طبائع کو فارسی زبان، فارسی نعوت، فارسی مناجات فارسی غزلیات اس قدر راست آگئے کہ وہ انکی طبائع کے جزو لاینفک بن گئے۔ اور خود فارسی زبان میں اتنی مہارت حاصل کی کہ جہاں فارسی کی سرزمین سے حضرت شیخ سعدی شیرازی، حافظ، روجی، عطّار، سنائی، جامؔی، علائی وغیرہ وغیرہ منصۂ شہود پر آئے یہاں اس ایران صغیر سے صائب، غنی کشمیری، صرفی، خاکی، کامل بدخشی، ملا طیّب آخون، بہاوالدین متوجی، وغیرہ وغیرہ جیسے پر مغز، پرسوز وگداز فارسی شعرا پیدا ہوئے آج تک ان کا کلام مجالس ذکر وفکر میں ذوق وشوق سے پڑھا جاتا ہے۔ اور وقت کے سکالر ان کا پروقار حوالہ دیتے ہیں۔ مستند فارسی کتابیں جو مختلف شعبہائے علم سے تعلق رکھتے ہیں مثلاً تاریخ، سیرت، مغازی، تفسیر، فقہ، ادب وغیرہ وغیرہ آج تک یہاں کے علمی خاندانوں کے کتب خانوں کی زینت بن چکی ہیں ان کے تتبع میں یہاں کے اہل قلم حضرات نے تذکرے لکھے مثلاً فتحات کبرویہ، تحفۂ اکملیہ، تاریخ اعظمی، اخبار الخبار، تاریخ حسن وغیرہ وغیرہ اسکے علاوہ بے شمار

غزلیات، قصائد، نعوت، مناقب، مرثیے آج تک فارسی میں لکھے جاتے ہیں۔ اور فارسی کشمیریوں کی ہر دلعزیز زبان ہے۔ کشمیری شاعری، نعت خوانی میں بھی فارسی کا عنصر غالب ہے مثلاً سید مدینک سردار دینک، ملکِ یقینک سوی چھوی شہنشہاہ۔

الغرض:

فارسی زبان نے اس وادی گلپوش تک اسلامی عقائد، اخلاق، احکام، فلسفۂ اخلاق انسانی تخلیق کالُبِ لباب، سوز وگداز معرفت، حق شناسی، حق پرستی، خدادوستی، انسانیّت اوراحترام انسانیّت، پہنچائے۔ تمثیلاً یہاں کوٹ کرر ہاہوں:

الف: اللہ کی پہچان، اُسکے سامنے عاجزی وانکساری کے بیان میں:

کریمابہ بخشای برحال ما — کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا
ندارم غیرازتو فریادرس — توئی عاصیاں راخطابخش وبس
نگہدار مارازِ راہ خطا — خطادرگذار وصوابم نما
حمد بیحد مرخدائے پاک را — آنکہ ایماں دادمشتِ خاک را
آنکہ درآدم دمیدہ روح را — داداز طوفاں نجات اونوح را
ہیچ کس درملک اوانبازنی — قول اوراالحن نی آوازنی
چون عنایت قادرقیوم کرد — درکف داؤدآہن موم کرد

باسلماں دادمُلک وسروری
شدمُطیع خاتمش دیوو پری

۞۞۞

بنام جہاں دارجان آفرین — حکیمِ سخن برزبان آفرین

خدا وند بخشندۂ دستگیر
کریم خطا پوش پوزش پذیر

عزیزی کہ ہرکز درش سر بتافت
بہر در کہ شد ہیچ عزّت نیافت

پرستار امرش ہمہ چیز و کس
بنی آدم و مرغ، مور و مگس

چنان پہن خوان کرم گسترد
کہ سیمرغ در قاف قسمت خورد

پس پردہ بیند عملہای بد
ہمو پردہ پوشد بآلای خود

نہ
نہ در ذیل وصفش رسد دست فہم

چہ شبہا نشستم درس سیر گم
کہ

دریں ورطہ کشتی فروشد ہزار
کہ پیدا نشد تختۂ بر کنار

کشمیری مسلمان عموماً جب اللہ شانہ کی بارگاہ میں عاجزی انکساری کا اظہار کرتا ہے تو فارسی زبان ہی کا سہارا لیکر سامنے آتا ہے مثلاً

گر طاعت خود نقش کنم برنانی
آں نان نہم پیش سگ نادانی

آں سگ گرسنہ باشد در کہدانی
از عار برآن نان ننہد دندانی

آن روسم از وجود م باشد
دوزخ رانگ اہل دوزخ رانگ

قباحتہای فصل ما کہ سگ زاں عار میدارد
بغیر از پردۂ عفوت کہ پوشد رس قباحتہا

اپنی ضرورتیں، اپنے حاجات بارگاہ صمدیّت میں پیش کرتا ہے۔ سرعت اجابت کے لیے دست بہ دُعا ہوتا ہے تو فارسی زبان ہی اُسکی ترجمان بنتی ہے۔ مثلاً:

یارب ہمہ مشکلات آسانم کن
آگاہ ز دقیقہای رعائم کن

حق کہ مرالدف مسلمانی نیست　　　　من گر وجھو دم تو سلمانم کن

اے آنکہ تو دادۂ بگل نگہت و نگ　　　　فیروز بکان دُر بہ صدف لعل بہ سنگ

روزی خود تست گبر و تر سا فرنگ

رزاق توئی در رزق ماچیست ورنگ

فارسی زبان نے باشند گانِ یاست کو بلا واسطہ اور بالواسطہ موقت، رموزِ معرفت، تخلیہ، تحلیہ، تزکیہ، عبودیّت، حقیقتِ عبودیت، سوزِ گداز، کے دقیق حقیقتیں سمجھیں، یہاں کے صوفی علما اس قدر توحید اور رموز توحید میں محو ہوئے۔ کہنے لگے:

خود سراست و خود پدر خود حجر است خود حدر　　　　جلوہ نہ روی یکدیگر کرد کہ کرد یاد کرد

لودہ ام اصل جان جان منبع فیض کن فکان　　　　باز مراد ر بدر کرد کہ کردیا دکرد

اکمل ازیں غزل کہ گفت کرد عیان ہمہ نہفت

بروی ازین جہان خبر کرد کہ کرد یاد کرد

لغت نویسی اور لغت گوئی

امت مسلمہ کو جناب سرور کائنات محمد رسول اللہؐ کے ساتھ ابتدا سے تا حال بے پناہ عقیدت احترام اور محبت ہے ولنعم ما قیل

سالار کاروان ہے پسر حماز تو اپنا

اس نام سے ہے باقی آرام جاں ہمارا

ادب انکساری، محبت مودّت، سوز و گداز جملہ امّت العشق والجتہ والمعرفتہ لاحسانات النبویّتہ اپنے پراثر عواطف وجذبات سے بارگاہ نبوی میں اظہار کرتے رہنے سے اور زمانہ حال میں بھی یہ عمل جاری ہے تاہم اظہار خیال میں کشمیری لغت خوانوں پر فارسی زبان کا بڑا احسان

ہے۔ اکثر مواد فارسی زبان کے مستند عاشقان نبی سے ملتا ہے۔ حضرت مولانا نور الدین عبدالرحمٰن جامی، امیر خسرو دہلوی، حافظ شیرازی، حضرت شیخ سعدی، نظامی، رومی وغیرہ وغیرہ حضرات سے کشمیری لغت خوانوں نے لغت خوانی سیکھی اور اپنا نیا خراج عقیدت پیش کیا۔ کشمیر کے بیشتر صوفی بزرگوں نے بارگاہ نبوی میں اپنی عقیدت کے اظہار کے لیے فارسی زبان ہی کو چُنا۔ ایسی پر کشش اور پر مغز نعتیں لکھ کر فارسی والے بھی حیران ہوئے مثلاً:

حضرت شیخ یعقوب صرفیؒ لکھتے ہیں:

بطن بہ بطنش ہمہ صدق وصواب — زو متولّد شدہ ام الکتاب
معرفتش ام علوم وحکم — حامل اسرار رموز قدم
ناسخ ادیان وجلل دس اوست — واجبت القطع براہین اوست
امی گویا بزبان فصیح — از الف آدم حسم مسح

ختم رسل پادشہ انبیا
خاک درش تاج سر اولیا

تعالٰی اللہ بناز م حسن اورا — نباشد عاشقاں رابس قراری
رخش وارد تجلی تازہ تازہ — نماید ہردمی نونو عصاری
اسران غمش راطرفہ حالی — نہ دل راصبرنی جان راقراری

جان در عشق دو جان باز صرفی
کہ در عشاق ماند یادگاری

کشمیری نعت خوانی میں بھی کشمیری نعت خوانوں نے فارسی زبان سے عموماً مواد حاصل کیا پھر اسکو

کشمیری روپ میں پیش کیا بعض ادیبوں نے فارسی سے طرز ادا، طرز بیان لیا پھر اپنی زبان میں بارگاہ نبوّت میں اپنا خراج عقیدت اسی طرز اور اسی اسلوب میں پیش کیا مثلاً

بہ وندی جان ودل والضّحیٰ رو یس — معطر عنبریں واللّیل مویس

بہ وندی جان اتھ طوبیٰ قدس پیٹھ — فدا گامت بشر جن لچھ ہزار (الخ)

یہ لغت فارسی کے طرز ادا اور مضمون آفرینی میں کسی حد تک حضرت جامی کے اس نعت شریف کی مرہون ہے:

یا رسول ہاشمی قربان نامت جان من

جانِ من جانانِ من با جملہ فرزندانِ من (الخ)

لغرض:

فارسی زبان نے کشمیریوں کو اسلامی اخلاق، اسلامی تعلیمات، اسلامی عقائد سے وشناس کیا پھر اسلامی فلسفۂ اخلاق، تصوّف اور تزکیہ نفوس ان کو ذہن نشین کرنے میں جو رول ادا یا ہے وہ ایک معجزے سے کم نہیں ہے۔ آج مجالس وعلم وادب میں فارسی زبان ہی کے ادب کو وٹ کیا جارہا ہے۔ فارسی کے جن ادبی کتابوں کا کشمیری ادباً اکثر حوالہ دیتے ہیں وہ مثنوی مولانا م، حافظ، گلستان سعدی، شاہنامہ فردوسی و دیگر رسائل مثلاً پند نامہ، کریما، نام حق ہیں اور اسکے وہ کشمیری ادیبوں کا حوالہ جنہوں نے فارسی میں کمال کیا مثلاً غنی، خاکی، صرفی، جبی کا کلام ادبی لموں میں قابلِ قدر اور قابلِ اعتماد گنا جاتا ہے۔ دیوانِ غنی کو ادبی حلقوں میں غیر معمولی اہمیت مل ہے۔

فارسی زبان نے ہماری تہذیب، ثقافت اور طرز فکر پر کافی اثر ڈالا ہے۔ زمانہ حال میں نا کی طرف ذرا رغبت کم ہے مگر اس بے رغبتی کا زمانہ مرے خیال میں بہت قلیل ہے۔